تصنیف لطیف

حضرت سید خیرالدین معروف بہ شاہ ابوالمعالیؒ لاہوری

اردو ترجمہ

ملک فضل الدین نقشبندی مجددی

فنی تدوین

محمد عالم مختار حق

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

میں قبر کے عذاب سے تنگ ہوں۔ اس لیے تو شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس جا اور میرے لیے دعا کی التجا کر۔ شیخ صاحب نے پوچھا کہ وہ کبھی میرے مدرسے سے گذرا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آنحضرت خاموش ہو گئے۔ دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر خدمت ہوکر بولا کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے۔ نہایت خوش وخرم ہے اور سبز لباس پہنے ہوئے کہتا ہے کہ مجھ سے عذاب دور کر دیا گیا ہے اور یہ خلعت مجھ کو شیخ صاحب کی برکت سے دی گئی ہے۔ اے فرزند! تجھے لازم ہے کہ آنحضرت کی خدمت میں رہے۔

راوی مذکور یہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ میں آنحضرت کی مجلس میں حاضر تھا۔ لوگوں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کی کہ فلانی قبر سے میت کی آہ و زاری سنی جاتی ہے اور ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ اسے باب الازج میں دفن کیا ہے۔ آنحضرت نے پوچھا کہ کیا اس نے میرا خرقہ پہنا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں معلوم نہیں پھر فرمایا کیا کبھی وہ میری مجلس میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا معلوم نہیں پھر استفسار کیا کہ میرے طعام سے کبھی اس نے کچھ کھایا ہے۔ انہوں نے کہا معلوم نہیں پھر فرمایا کہ ایسا کوتاہی کرنیوالا زیاں کاری ہی کے لائق ہے۔ پھر ایک ساعت تک مراقبے میں رہے تو آپ کے چہرہ مبارک پر ہیبت اور وقار ظاہر ہوا اور فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اس نے آپکا روئے مبارک دیکھا ہے اور گمان نیک کیا خداوند تعالیٰ نے اس کے سبب اس پر رحمت کی اور پھر اس کی قبر سے نالہ وفریاد نہ سنا۔

شیخ الغنائم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت نے اپنے ایک خادم کو خلوت میں بٹھایا۔ اسی رات وہ ستر بار محتلم ہوگیا اور ہر دفعہ نئی عورت سے محتلم ہوا۔ ان میں سے بعض کو وہ پہچانتا تھا اور بعض کو نہیں پہچانتا تھا۔ جب علی الصّباح شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کہ رات کے ماجرے کی شکایت کرے۔ لیکن شیخ

صاحب نے اس کے بولنے سے پہلے ہی فرمایا کہ رات والے احتلام کو برا نہ سمجھ کیونکہ لوحِ محفوظ میں تیرے نام ستر دفعہ زنا فلاں فلاں نام وشکل کی عورت سے لکھا ہوا تھا۔ میں نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی تو اس بیداری کوخواب میں تبدیل کیا گیا۔ حضرت قادریہ شہود فرماتے تھے کہ ایک دن ایک مرد آنحضرت کی خدمت میں آیا اورعرض کی کہ اس درگاہ عالم پناہ سے جو کہ قبلۂ حاجات ہے۔ فرزند نرینہ کیلیے ملتمس ہوں۔ (فرد)

رو کہ درخواست از خدائے کریم

آنچہ مے خواستی عطا کردیم

اس کے بعد وہ مرد ہر روز آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا اور کبھی کبھی اشارۃً یا صراحۃً اس بات کیلیے عرض کر دیا کرتا کیونکہ صاحب غرض مجنون ہوتا ہے۔ جب اس کی التماس حد سے گذر گئی تو فرمایا کہ مجھے اتنی دفعہ نہ ستا جو کچھ تو چاہتا ہے' میں نے اس کی ماں کے پیٹ میں اس کو مشاہدہ کیا ہے۔



ع۔ بروشاد میباش کارت بکام است

آخر جب حمل کے دن گذشتہ ہوگئے تو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ اس کو اٹھا کر پیر جہانگیر کی خدمت میں لے آیا اورعرض کی کہ میری التماس فرزند نرینہ کیلیے تھی۔ فرمایا کہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے جا اور پھر دیکھ کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ جب اس نے گھر آ کر دیکھا تو بجائے لڑکی کے لڑکا پایا۔

ع۔ اللہ اللہ چہ قادریست بہ بیں

شیخ ابومسعود خرمی نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ابوالمظفر حسین تاجر' حماد دباس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے قافلہ تیار کیا ہے اور ملک شام کو جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تو اس سال سفر کرے گا تو مارا جائے گا اور تیرا مال و متاع